حضرت العلامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ
مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس، کلاچی

محترمہ بے نظیر بھٹو کی چھٹی

اور

قومی اسمبلی کا خاتمہ

ع عجب درد و راحت میں دل مبتلا ہے

ڈیڑھ پونے دو سال کے بعد بخار اتر گیا اور ملت اسلامیہ پاکستانیہ کو نسوانی حکومت سے نجات مل گئی۔ دراصل مستقبل کے حکمرانوں کے لئے بڑا ہی "تازیانہ عبرت" ہے ؎

وزارتوں کے مقدّر پہ ناچنے والو
وزارتوں کا مقدّر بدلتا رہتا ہے

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارشاد ہے ؎

انقلابات جہاں واعظ رب ہیں دیکھو
ہر تغیّر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

درحقیقت موجودہ انقلاب سے اہل بصیرت بلکہ ہر ذی ہوش مسلمان کو کم از کم درج ذیل عبرتیں حاصل کر لینی چاہئیں۔

عبرت اوّل | صدر مملکت نے اس اقدام کے بعد پہلی نشری تقریر میں واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ محترمہ کی حکومت ہر لحاظ سے ناکام رہی یعنی ؎

مدتوں فلسفی کی چنین وچناں رہی
لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہاں رہی

ہمارے یقین میں محترمہ کی یہ ناکامی اس صدی کے مسلمانوں کے لئے عینی شہادت ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اس مبارک ارشاد کی کہ :۔

"وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی جو اپنا متولی امور کسی عورت کو بنا لے"

خدا کرے پاکستان کا مسلمان اب بھی حقیقی ندامت محسوس کرلے اور آئندہ کے لئے ایسے ایمان سوز حرکات سے باز آجائے۔

عبرت دوم | صدر مملکت نے اپنی اسی نشری تقریر میں فرمایا کہ پیپلز پارٹی کی واضح اکثریت تو نہیں تھی نیز یہ کہ محترمہ کے سوا بھی پارٹی کی کسی شخصیت کو حکومت سازی کی دعوت دینا ممکن تھا لیکن .... یہ بھی یاد رہے کہ جمعیت علماء اسلام کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے اسلام اور علماء اسلام کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے ان سے بروقت یہ کہہ دیا تھا کہ وہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عورت کو حکومت سازی کی دعوت نہ دیں لیکن ملک اور قوم کی بدقسمتی کہ انہوں نے سنی ان سنی کردی اور اب خود ہی اپنے اس کھیل پر عملاً پشیمانی کا اظہار کر دیا۔ لیکن بعد از خرابی بسیار صدر صاحب کا تو نیا تجربہ ہوا لیکن نتیجہ یہ کہ ملک کو خاک و خون میں تڑپا یا گیا۔ مجاہدین و مہاجرین افغانستان کے سامنے ہزاروں مشکلات کھڑی کردی گئیں۔ اور اندر سے بھی اور باہر سے بھی ملک کو تباہی کے کنارے کھڑا کر دیا گیا۔ کیا محترمہ کے سارے خیر خواہ اور پیپلز پارٹی کو برسر اقتدار لانے والے اور خود صدر مملکت توبہ نصوح کئے بغیر اس کی دنیوی اور اخروی پاداش سے بچ سکیں گے قضیہ عدل کا تقاضا تو یہی ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔

عبرت سوم | بے نظیر بھٹو اور اس کے زیر سایہ بہت سے برخود غلط لیڈر اور لیڈرانیاں یوں تو اسلام بالخصوص اسلامی سزاؤں کے خلاف بار بار بیانات دیتے رہے۔ آخر میں ایک بار پھر بڑی بے پرواہی سے بول پڑیں کہ ہاتھ کاٹنے اور کان کاٹنے کی سزا کو میں نامناسب سمجھتی ہوں۔ یعنی قرآن کریم کے نصوص صریحہ کے خلاف اس قسم کے کھلے اعلان کے باوجود میں مسلمان بھی ہوں اور مسلمانوں کی سربراہ بھی — رب رحیم ہزاروں گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں لیکن دعوی اسلام کے ساتھ ساتھ کھل کر اسلام کا مذاق ایک ایسی گستاخی ہے جس کی پاداش میں اسے فوری طور پر اس قوت اور طاقت سے محروم کردیا گیا جس کے گھمنڈ پر وہ اسلام کے خلاف ناچنے لگی تھی۔

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ

پاکستان کے مستقبل کے حکمرانوں کو اچھی طرح یہ نوٹ کرلینا چاہئے کہ جب بھی وہ اپنی عارضی اور فانی قوت اور طاقت کے گھمنڈ میں ایسا کرنے لگیں گے انہیں دنیا کی ذلت بھی اٹھانی پڑے گی یہی عادت اللہ ہے ع چونکہ از حد بگذری رسوا کند ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا

عبرت چہارم | ہمارے ہی ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ۸۶ء کے مسلمہ فریقین ثالث کمشنر ڈیرہ کے عدالتی فیصلے کے علی الرغم جس پر دو تین سال مسلسل عمل بھی ہو چکا تھا اور آسمان کا کوئی گوشہ نہیں پھٹا اس سال نوّے میں جب کہ اس نے اپنی حکومت کو مضبوط سمجھا جبر و تشدد کے ساتھ سنگینوں کی موجودگی میں اور ہوائی پہرہ کے زیر سایہ تعزیہ کا جلوس متنازع بازار سے گذرا اندازہ ہے کہ فاروق شہید اور شاہ جہان شہید رحمۃ اللہ علیہم کے ارواح طیبہ اپنے معصوم خون کا نذرانہ دے کر دربار الٰہی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا الٰہی ناموس صحابہؓ کا صدقہ ان ظالموں سے خطۂ پاک کے مکینوں کو نجات عطا فرما ؎

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے

بادلوں نے راستہ دے دیا آہ قبول ہوئی اور آناً فاناً دشمنان صحابہ کو انہیں ہاتھوں سے ذلت اٹھانی پڑی جن ہاتھوں نے انہیں ناجائز طریقہ اور تصریحات نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے لاپرواہی کرتے ہوئے ان کو امت مسلمہ اور عاشقان صحابہ کا یہ تخت دلوایا تھا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ہمارے مستقبل کے حکمرانوں کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھ لینی چاہئے کہ جب بھی وہ ایسی ناپاک کوشش کریں گے انہیں خسر الدنیا والآخرہ ہونا پڑے گا۔

میں اس چار نکاتی تحریر کا ثواب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یار صدیق اکبر۔ عمر فاروق۔ عثمان ذوالنورین اور حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے واسطہ سے فاروق شہید اور شاہجہان شہید کی نذر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔ ع

ویرحم اللہ عبداً قال آمینا

دوسرا رخ — قومی اسمبلی کا خاتمہ

ایسی حالت میں جب کہ نفاذ شریعت کے لئے ایک بار پھر امت اسلامیہ پاکستانیہ کے جذبات انتہائی عروج پر پہنچ چکے تھے مخالفین شریعت کے پاؤں تلے سے زمین نکلی جا رہی تھی۔ اور چند ہی دنوں میں قومی اسمبلی سے پرائیویٹ شریعت بل کی منظوری یقینی بنائی جا رہی تھی۔ کفر کا مسلّطہ آئین اپنے انجام سے لرز رہا تھا۔ قومی اسمبلی کا خاتمہ ایسا حادثہ ہے جس پر شریعت محمدیہ کے چاہنے والے مدتوں خون کے آنسو بہاتے رہیں گے اخبارات کے مطابق شریعت بل کے محرکین جناب قاضی عبداللطیف صاحب سینیٹر اور جناب مولانا سمیع الحق صاحب سینیٹر نے صدر صاحب سے ملاقات کی اور ان کو توجہ بھی دلائی کہ قومی اسمبلی کے خاتمہ سے

نفاذ شریعت کے لئے پانچ سالہ محنت رائیگاں ہو جانے کا خطرہ ہے مگر افسوس کہ انہوں نے حسب سابق سنی ان سنی کر دی۔ اور کابینہ کو توڑنے کے ساتھ ساتھ قومی اسمبلی کا بھی خاتمہ کر دیا۔

بالائی طاقتیں خوش ہیں کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری اور حزب اختلاف کے وہ لیڈر جو کھلم کھلا غیر اسلامی ازموں کا پرچار کر رہے ہیں بغلیں بجا رہے ہیں کہ ایک طرف بے نظیر سے گلو خلاصی ہوئی اور دوسری جانب اسلامی ازم (شریعت اسلامیہ) سے نجات مل گئی۔ ع

رند کے رند رہے اور ہاتھ سے جنت نہ گئی

شریعت بل کی مخالفت کرنے والی حکومت کا انجام سامنے ہے موجودہ حکمرانوں نے اس سے عبرت حاصل نہ کی تو ان کا انجام بھی خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جب چاہے گا ان سے بدلہ لے گا۔ یہ اپنی نگرانی میں کئی تبدیلیوں پر مجبور رہیں گے۔ اور ملک وملت کے مفاد کے نام سے کتنے ہی آرڈر کرتے رہیں گے۔

اگر یہ نفاذ شریعت میں سچے ہیں تو انہیں اسلام کے مفاد میں جو کہ ملک وملت ہی کا مفاد ہے اور جو کہ خود ان کے ہی دین ودنیا کا مفاد ہے۔ نفاذ شریعت کا آرڈر بھی کر دیں اور پھر دیکھیں کہ شریعت محمدیہ کی عزت سے ان کے ملک کو ان کی حکومت کو خود ان کو اور پوری ملت اسلامیہ پاکستانیہ کو پوری دنیا میں عزت حاصل ہوتی ہے کہ نہیں۔

من کان یرید العزة فللہ العزة جمیعا — وللہ العزة ولرسولہ وللمومنین

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

عرصہ دراز تک غیر اسلامی آرڈر ہوتے رہے ہیں کاش کہ شریعت بل کے مطالبہ میں شریک ہونے والے موجودہ وزیر اعظم جتوئی صاحب اور شریعت بل کی سینٹ میں منظوری پر اظہار مسرت کرنے والے صدر غلام اسحٰق صاحب اپنی سچائی کا ثبوت پیش کریں۔ اور پاک عدالتوں کو انگریز دشمن اسلام کے رائج کردہ قوانین کی غلاظت سے پاک کر کے دین ودنیا کی سرخروئی حاصل کر سکیں۔

اہل حق کی کڑی آزمائش افسوس صد افسوس کہ پاکستان نصف صدی سے جس دلدل میں پھنسا ہوا ہے اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے پھر اسی مہلک دوا اور ملک کی اسلامیت کے لئے اسی زہر ہلاہل کو تجویز کیا جا رہا ہے جس سے ملک بار بار ہلاکت کے کنارے تک پہنچا۔ مگر ۴۳ برس تک اسلام ہی کی محبت میں جان ومال، آل واولاد اور عزت وآبرو کی قربانی دینے والوں کے صدقے بچتا رہا۔ یعنی بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخاب جس کے ذریعہ ہر وہ پاکستانی جو مقررہ عمر کے پیٹے میں ہو اور حلقہ انتخاب کا ووٹر ہو

نمائندگی کا اہل سمجھا جاوے گا۔ منتخب کرنے والے وہی عوام ہیں جنہوں نے ماضی قریب میں اپنے عقل و دانش دین و خرد اور ملک و مذہب سے وابستگی کا ثبوت معزول کردہ زنانہ حکومت کی صورت میں فراہم کیا کیا اس تھوڑے سے عرصہ میں ملک کے اسی ماحول میں پلنے پھولنے والے عقل و فراست کے اس معیار تک پہنچ گئے کہ اب وہ دوست و دشمن کی تمیز کر سکیں گے۔ ووٹوں کی خرید و فروخت کو خنزیر کا گوشت سمجھنے لگ جائیں گے۔ اقربا پروری، کنبہ نوازی، گروپ پرستی کے مقابلہ میں ملک و ملت کے مفاد کو پیش نظر رکھیں گے۔ کلا و حاشا یہ ایک مفروضہ ہے جسے کوئی بھی عقلمند باور نہیں کرے گا۔ جیتنے اور ہارنے والے پر جب کوئی قدغن نہ ہو۔ تو اسی قماش کے لوگ کیوں برسر اقتدار نہیں آئیں گے۔ جو کل برسر اقتدار تھے فرض کریں یہ شخصیات نہ بھی لیکن عوام کی موجودہ ذہنیت کی وجہ سے ان کا نعم البدل ہی کامیاب ہوں گے اور پھر وہ ملک کا اسی طرح تیا پانچا نہیں کریں گے جس طرح انہوں نے کیا۔

کیا ہر فاسق فاجر بھنگ نوش، چرس فروش ووٹوں کا عرصہ دراز سے خرید و فروخت کا بیوپاری اسلامی تشخصات سے بالکل عاری اسلامی قوانین کے بنیادی دفعات سے قطعاً ناواقف اور اسلامی قوانین کا مذاق اڑانے والے قسم کے لوگوں کا کسی اسلامی ملک کے قانون ساز اسمبلی (جن کی ذمہ داری اسلامی قوانین ہی کا نفاذ ہو) کی اہلیت قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کی کسی نص صریح سے ثابت کی جا سکتی ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر کیا یہ بدترین قسم کی دھاندلی اور اسلام اور اسلامی ملک کے ساتھ بھونڈا مذاق نہیں کہ ایسے لوگوں کا ایسی قانون ساز اسمبلی میں بھیجے جانے کا نہ صرف امکان بلکہ غالب گمان اور یقینی اذعان ہو۔ اگر صورت حال یہی ہے تو پھر اس سے کم درجہ کی دھاندلی کے باعث اگر قومی اتحاد کا بائیکاٹ حق بجانب تھا اور اس میں اس بہانہ سازی کا کوئی جواز نہیں تھا کہ یہ لوگ یک طرفہ اسمبلی میں پہنچ جائیں گے اور ہماری آواز اسمبلی میں ختم ہو جائے گی اور پھر اس وقت اس یک طرفہ انتخاب کے نتیجہ کو تسلیم نہ کرنے کا اگر کوئی جواز تھا تو اسی طرح اگر شہید صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں غیر جماعتی انتخاب کا بائیکاٹ اگر ممکن تھا تو موجودہ حالت میں اسلام کے خلاف بدترین دھاندلی کے باعث بائیکاٹ کیوں جائز نہیں اور اس اسلام سے مذاق والی دھاندلی کے نتیجہ میں یک طرفہ انتخاب کے نتیجہ کو تسلیم نہ کرنے میں کونسی رکاوٹ ہے۔ اس کا جواب ہر اس جماعت کی ذمہ داری ہے جو دیانت سے ملک میں نفاذ شریعت اور اسلامی آئین و قوانین کے نام سے الیکشن میں حصے لینے کا ارادہ رکھتی ہے :